Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ٹیلیفون ۴۲۹

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر: مسعود احمد دہلوی

جلد ۳۵ | ہفتہ ۲۱ شوال المکرم ۱۴۰۱ھ ۲۲ ظہور ۱۳۶۰ ہش ، ۲۲ اگست ۱۹۸۱ء | نمبر ۱۹۰

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۹ ظہور / اگست ۔ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز آجکل کراچی میں قیام فرما ہیں ۔ کراچی سے جناب امیر صاحب مقامی محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی خدمت میں آمدہ کل ۱۸ اگست کی رات کی اطلاع کے مطابق

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ۔ الحمد للہ

احباب کرام التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل و عنایت سے ہمارے محبوب آقا ایدہ اللہ کو ہر لمحہ صحت و تندرستی اور خوشحالی سے رکھے ۔ عالمگیر غلبۂ دین حق کے لیے آپ کی مساعی میں غیر معمولی برکات نازل کرے اور معجزانہ نتائج سے نوازے ۔ آمین ؛

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کمزوری اور بلڈ پریشر کی زیادتی کی وجہ سے ناساز ہے ۔

احباب کرام التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ موصوفہ کو صحتِ کامل عطا کرے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے ۔ آمین ؛

فجی کے مبلغ ملک عبد الحفیظ صاحب وفات پا گئے

ہمیں فجی سے بذریعہ تار یہ اندوہناک اطلاع ملی ہے کہ ہمارے فجی کے مبلغ ملک عبد الحفیظ صاحب ایک کار کے حادثہ میں جاں بحق ہو گئے ۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ !

مرحوم ملک کریم بخش صاحب اعوان آف بہاولپور کے صاحبزادے اور مکرم مولانا محمد اسماعیل صاحب دیال گڑھی کے داماد تھے ۔

اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمادے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے ۔ مرحوم نے اپنے پیچھے ایک سوگوار اہلیہ تین بچیاں اور ایک بچہ چھوڑے ہیں

(وکالت تبشیر)

بحرِ حکمت کے موتی ، جوامع الکلم ، جواہر الکلام

رحمانی خواب کی شوکت اور عظمت اور نورانیت خود معلوم ہو جاتی ہے

جو چیز پاک چشمہ سے نکلی ہے وہ پاکیزگی اور خوشبو اپنے اندر رکھتی ہے

ارشاد باری تعالیٰ اِذْ قَالَ يُوْسُفُ لِاَبِيْهِ يٰٓاَبَتِ اِنِّيْ رَاَيْتُ اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ رَاَيْتُهُمْ لِيْ سٰجِدِيْنَ ۝ (یوسف : ۵)

ترجمہ :- (تو اس وقت کو یاد کر) جب یوسف نے اپنے باپ سے کہا (تھا) کہ اے میرے باپ ! (یقین مانیئے) میں نے گیارہ ستاروں کو اور سورج اور چاند کو (بھی رؤیا میں) دیکھا ہے (اور مزید تعجب اس پر ہے کہ) میں نے ان کو اپنے سامنے سجدہ کرتے دیکھا ہے ۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابو سعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا جب تم میں سے کوئی ایسی خواب دیکھے جو اس کو اچھی لگے تو یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک خوشخبری ہے ۔ اس لیے وہ اس خواب کو دیکھنے پر اللہ تعالیٰ کی حمد کرے اور لوگوں کو اپنا خواب بتائے ۔ ایک اور روایت میں ہے کہ ایسی خواب صرف اپنے دوستوں کے پاس بیان کرے اور جب کوئی بُرا خواب دیکھے تو وہ شیطانی خواب ہوگا اس کے شر سے خدا تعالیٰ کی پناہ مانگے اور کسی کے سامنے اسے بیان نہ کرے ۔ اگر وہ ایسا کرے گا تو اس خواب کے شر سے محفوظ رہے گا ۔

(بخاری کتاب تعبیر باب الرؤیا من اللہ صفحہ ۱۰۳۴)

ملفوظات سیدنا حضرت اقدس "اب اگر یہ سوال ہو کہ جبکہ شیطان کے دخل سے بکلی امن نہیں تو ہم کیونکر اپنی خوابوں پر بھروسہ کر لیں کہ وہ رحمانی ہیں ۔ کیا ممکن نہیں کہ ایک خواب کو ہم رحمانی سمجھیں اور دراصل وہ شیطانی ہو اور یا شیطانی خیال کریں اور دراصل وہ رحمانی ہو تو اس وہم کا جواب یہ ہے کہ رحمانی خواب اپنی شوکت اور برکت اور عظمت اور نورانیت سے خود معلوم ہو جاتی ہے ۔ جو چیز پاک چشمہ سے نکلی ہے وہ پاکیزگی اور خوشبو اپنے اندر رکھتی ہے اور جو چیز ناپاک اور گندے پانی سے نکلی ہے اس کا گند اور اس کی بدبو فی الفور آجاتی ہے ۔ سچی خوابیں جو خدا تعالیٰ کی طرف سے آتی ہیں وہ ایک پاک پیغام کی طرح ہوتی ہیں جن کے ساتھ پریشان خیالات کا کوئی مجموعہ نہیں ہوتا اور اپنے اندر ایک اثر ڈالنے والی قوت رکھتی ہیں اور دل ان کی طرف کھینچے جاتے ہیں اور روح گواہی دیتی ہے کہ یہ منجانب اللہ ہے کیونکہ اس کی عظمت اور شوکت ایک فولادی میخ کی طرح دل کے اندر دھنس جاتی ہے اور بسا اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ ایک شخص سچی خواب دیکھتا ہے اور خدا تعالیٰ اس کے کسی مجلسی کو بطور گواہ ٹھہرانے کے وہی خواب یا اس کے کوئی ہمشکل دکھلا دیتا ہے ۔ تب اس خواب کو دوسرے کی خواب سے قوت مل جاتی ہے ۔"

(آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ ۳۵۴)

دورۂ مغرب

سنہ ۱۴۰۰ھ

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے سنہ ۱۹۸۰ء کے دورۂ یورپ ، امریکہ و افریقہ کی مفصل رپورٹ تصاویر سے مزین ہو کر کتابی شکل میں شائع ہو چکی ہے ۔ یہ کتاب ایمان افروز واقعات ۔ حضور کے خطبات اور پریس کانفرنسوں میں اسلام کی تائید میں دیئے گئے برجستہ جوابات پر مشتمل ہونے کی وجہ سے انتہائی مفید مجموعہ ہے ۔

قیمت فی کتاب -/۲۵ روپے ۔ جماعتوں کے لیے کم از کم ۱۰۰ کتاب نقد خریدنے پر -/۱۰ روپے فی کتاب رعایت ۔

نظارت اشاعت ۔ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

پبلشر: مسعود احمد پرنٹر: سید عبد الحی مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

قیمت : ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۲۰ شوال ۱۴۰۱ھ

۲۱ اگست ۱۳۶۰ ہش

حقیقی خوش بختی کا اسلامی معیار

آجکل مادہ پرستی کا دور دورہ ہے اس لئے ہر کوئی دنیا کی طرف جھکا ہوا ہے اور دنیا کمانے میں ہی مستغرق ہے۔ ہر جائز و ناجائز ذرائع سے زیادہ سے زیادہ دولت حاصل کرنے کو ہی زندگی کا مقصد اور انسانیت کی معراج سمجھ لیا گیا ہے۔ اسی لئے آج دنیا میں دولت کی فراوانی کو خوش قسمتی کی علامت سمجھا جاتا ہے۔ جس کے پاس جتنی زیادہ دولت ہو وہ اتنا ہی زیادہ خوش قسمت متصور ہوتا ہے اور جس کے پاس دولت کم ہو یا ضروریات زندگی کی حد تک محدود ہو اور بنا بریں وہ مادی آسائشوں سے محروم ہو نہ صرف یہ کہ دوسرے اسے بدقسمت سمجھتے ہیں وہ خود بھی اپنے آپ بدقسمت خیال کر کے اسی ادھیڑ بن میں لگا رہتا ہے کہ کسی نہ کسی طرح دولت اس کے بھی ہاتھ لگ جائے اور وہ خوش قسمت اور معزز شمار ہونے لگے۔

زندگی کے متعلق یہ مادہ پرستانہ نقطۂ نظر اسلام کی رو سے از حد خطرناک اور تباہ کن ہے۔ اس نے لوگوں کو زندگی کے اصل مقصد سے دور کر کے انہیں دین سے بے بہرہ اور نفسانی خواہشات کا غلام بنا چھوڑا ہے۔ کہنے کو لوگ دین کے ساتھ محبت کے دعوے باندھتے ہیں اور جھوٹی غیرت کے مظاہرے کر کے دوسروں کے خلاف زبان طعن دراز کرنے اور ان پر دین کے نام پر قدغن لگانے میں بہت شیر ہیں۔ لیکن خود معاشرتی زندگی میں دینی احکام پر عمل پیرا ہونے کے لئے تیار نہیں۔ جسے دیکھو پیسہ ہی اس کا دین ایمان ہے اور پیسے پر ہی وہ سو جان سے فدا ہے۔ اور چاہتا ہے کہ دنیا بھر کی دولت سمٹ کر اس کے قبضہ میں آجائے۔

ہر چند کہ اسلام رہبانیت کے خلاف ہے اور وہ زندگی سے فرار کی اجازت نہیں دیتا بلکہ بھرپور معاشرتی زندگی بسر کرنے کی پُرزور تلقین کرتا ہے لیکن وہ اس امر کا بھی مخالف ہے کہ انسان ہمہ تن دنیا ہی کا ہو کر رہ جائے اور فلاح آخرت کی طرف اس کی نگاہ ہی نہ اٹھے۔ اسی لئے اس نے بھرپور معاشرتی زندگی گزارنے کی تلقین کے ساتھ ساتھ دنیا اور اس کی زینتوں سے دل نہ لگانے پر بھی بہت زور دیا ہے۔ جیسا کہ وہ دنیا اور اس کی زینتوں کی اصل حقیقت سے آگاہ کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

اِعْلَمُوْٓا اَنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّ لَهْوٌ وَّ زِيْنَةٌ وَّ تَفَاخُرٌۢ بَيْنَكُمْ وَ تَكَاثُرٌ فِي الْاَمْوَالِ وَ الْاَوْلَادِ ؕ كَمَثَلِ غَيْثٍ اَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهٗ ثُمَّ يَهِيْجُ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَكُوْنُ حُطَامًا ؕ وَ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۙ وَّ مَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَ رِضْوَانٌ ؕ وَ مَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ۝

(الحدید آیت ۲۱)

ترجمہ:۔ اے لوگو! جان لو کہ دنیا کی زندگی محض ایک کھیل اور دل بہلاوا ہے اور زینت حاصل کرنے اور ایک دوسرے پر فخر کرنے اور ایک دوسرے پر مال اور اولاد میں بڑائی جتانے کا ذریعہ ہے۔ اس (دنیوی زندگی) کی حالت بادل سے پیدا ہونے والی کھیتی کی سی ہے جس کا اُگنا زمیندار کو بہت بھلا لگتا ہے اور وہ خوب لہلہاتی ہے مگر آخر تو اس کو زرد حالت میں دیکھتا ہے۔ پھر (اس کے بعد) وہ گلا ہوا چورا ہو جاتی ہے۔ اور آخرت میں (ایسے دنیا داروں کے لئے) سخت عذاب مقرر ہے۔ اور (دنیا سے دل نہ لگانے والے فرمانبرداروں کے لئے) اللہ تعالیٰ کی طرف سے مغفرت اور رضائے الٰہی مقرر ہے اور دنیوی زندگی صرف دھوکے (میں مبتلا کرنے) والا فائدہ ہے۔

اس آیت سے صاف ظاہر ہے کہ دنیا اور اس کی زینتوں پر مرمٹنے والے اور خدا تعالیٰ اور اس کے احکام اور آخرت کو فراموش کر کے ہر حیلے بہانے دنیا میں دولت کمانے میں مستغرق رہنے والے انتہائی گھاٹے میں ہوتے ہیں۔ وہ چند روزہ زندگی کے عیش و آرام کو جو بالآخر انہیں قسم قسم کی پریشانیوں، غم و آلام اور زندگی اجیرن کرنے والی بے چینیوں میں مبتلا کرنے کا موجب بنتا ہے، آخرت کی دائمی آسودگی اور خوشحالی پر ترجیح دیتے ہیں اور اپنے آپ کو آخرت کے قائم رہنے والے دردناک عذاب کا مستحق بنا لیتے ہیں۔ ایسے لوگ خوش قسمت کیسے ہو سکتے ہیں۔ وہ تو اپنے عمل سے اپنی بدقسمتی پر مہر تصدیق ثبت کر رہے ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کو جانور بلکہ ان سے بھی بدتر قرار دیا ہے۔ ایسے لوگوں کے بدقسمت ہونے میں کیا شک ہو سکتا ہے۔

اس کے بالمقابل اسلام نے خوش قسمتی کا معیار اس امر کو ٹھہرایا ہے کہ انسان دنیا کمانے میں بھی دینی احکام پر پوری طرح عمل پیرا ہوتے ہوئے اس طرح زندگی بسر کرے کہ اسے اسی دنیا میں خدا تعالیٰ کی رضا حاصل ہو جائے اور دنیا میں حاصل کی ہوئی رضاء الٰہی آخرت میں ملنے والی رضا کا پیش خیمہ ثابت ہو۔ اس دنیا میں ہی حاصل ہونے والی رضاء الٰہی کو اللہ تعالیٰ نے فوز عظیم یعنی سب سے بڑی کامیابی قرار دیا ہے جیسا کہ فرمایا:۔

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُ ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ (المائدہ آیت ۱۲۰)

ترجمہ:۔ اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ اس سے راضی ہوئے (اور) یہ ایک بہت بڑی کامیابی ہے۔

اس سے ظاہر ہے کہ خوش قسمت وہ نہیں جس کے پاس ڈھیروں ڈھیر دولت ہے اور اسے دنیا میں ہر آسائش میسر ہے بلکہ صحیح معنوں میں خوش قسمت وہ ہے جس نے اسی دنیا میں رضائے الٰہی حاصل کر لی۔ خوش قسمتی کا معیار دولت نہیں بلکہ رضائے الٰہی کا حصول ہے۔ ایک دولت مند بھی خوش قسمت قرار پا سکتا ہے بشرطیکہ اس نے دین کو دنیا پر مقدم رکھتے ہوئے جائز ذرائع سے دولت حاصل کی ہو اور پھر اسے خدائی احکام کے مطابق خرچ کر کے اپنے مولیٰ کریم کی خوشنودی حاصل کرنے میں کامیاب رہا ہو۔ اسی طرح وہ دنیا کا چھنکارا ہوا تہی دست بھی خوش قسمت ہے جس کی تقوےٰ شعاری اور پرہیزگاری خدا کی نگاہ میں مقبول ہے اور اس کا مولیٰ کریم اس سے راضی ہے۔ ان امیروں اور بادشاہوں سے وہ یقیناً افضل ہے جنہیں رضائے الٰہی نصیب نہیں۔ اصل خوش قسمت وہ تہی دست ہے نہ کہ رضائے الٰہی سے محروم یہ امراء اور سلطنتوں پر حکمرانی کرنے والے بادشاہ۔ اسی لئے سیدنا حضرت اقدس (اللہ کی سلامتی ہو آپ پر) نے اس امر کو واضح کرتے ہوئے کہ اصل خوش قسمت کون ہے اور خوش قسمتی کے حصول کا طریق کیا ہے فرمایا:

"خوش قسمت وہ نہیں ہے جس کو دنیا کی دولت ملے اور وہ اس دولت کے ذریعہ ہزاروں آفتوں اور مصیبتوں کا مورد بن جائے بلکہ خوش قسمت وہ ہے جس کو ایمان کی دولت ملے اور وہ خدا کی ناراضگی اور غضب سے ڈرتا رہے اور ہمیشہ اپنے آپ کو نفس اور شیطان کے حملوں سے بچاتا رہے کیونکہ خدا تعالیٰ کی رضا کو وہ اس طرح پر حاصل کرے گا۔

مگر یاد رکھو کہ یہ بات یونہی حاصل نہیں ہو سکتی۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ تم نمازوں میں دعائیں کرو کہ خدا تعالیٰ تم سے راضی ہو جاوے اور وہ تمہیں توفیق اور قوت عطا فرمائے کہ تم گناہ آلود زندگی سے نجات پاؤ کیونکہ گناہوں سے بچنا اس وقت تک ممکن نہیں جب تک اس کی توفیق شامل حال نہ ہو۔ اور اس کا فضل عطا نہ ہو۔ اور یہ توفیق اور فضل دعا سے ملتا ہے۔ اس واسطے نمازوں میں دعا کرتے رہو کہ اے اللہ ہم کو ان تمام کاموں سے جو گناہ کہلاتے ہیں اور جو تیری مرضی اور ہدایت کے خلاف ہیں بچا اور ہر قسم کے دکھ اور مصیبت اور بلا سے جو گناہوں کا نتیجہ ہے بچا اور سچے ایمان پر قائم رکھ (آمین) کیونکہ انسان جس چیز کی تلاش کرتا ہے وہ اس کو ملتی ہے اور جس سے وہ لاپرواہی کرتا ہے اس سے وہ محروم رہتا ہے۔ جوئندہ یابندہ مثل مشہور ہے مگر جو گناہ کی فکر نہیں کرتے اور خدا تعالیٰ سے نہیں ڈرتے وہ پاک نہیں ہو سکتے۔ گناہوں سے وہی پاک ہوتے ہیں جن کو یہ فکر لگی رہتی ہے۔"

(ملفوظات جلد ششم صفحہ ۳۹۴، ۳۹۵)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلام کے بارہ میں سکھ ودوانوں کی عجیب وغریب غلط بیانیاں

(۲)

مکرم عباد اللہ صاحب گیانی ربوہ

سکھ کتب میں اسلام سے متعلق واقفیت بہم پہنچانے کی کوشش میں سکھ ودوانوں نے عجیب وغریب اور مضحکہ خیز غلط بیانیاں کی ہیں اس کی چند مثالیں ہم اپنے مضمون کی پہلی قسط میں بیان کر چکے ہیں ان غلط بیانیوں سے یہ حقیقت واضح ہو جاتی ہے کہ سکھ ودوانوں نے اس موضوع پر قلم اٹھاتے وقت حقائق کی طرف توجہ دینے کی ضرورت نہیں سمجھی اور محض اپنی یادداشت سے ہی کام لینے کی کوشش کی ہے۔ اگر سکھ ودوان اسلام سے متعلق قلم اٹھاتے وقت تحقیق کرنے کی عادت ڈالیں تو وہ اس قسم کی غلط بیانیوں سے بہت آسانی سے بچ سکتے تھے۔ اس قسم کی غلط بیانیوں سے اسلام کا تو کچھ نہیں بگڑتا البتہ ان سے خود ان کی علمیت اور قابلیت پر بدنما داغ ضرور لگ جاتا ہے۔ ذیل میں ہم اس کی بعض اور مثالیں پیش کئے دیتے ہیں۔

(۴) سکھ دھرم کی ایک مقدس کتاب "سری دسم گرنتھ صاحب" ہے۔ سکھوں میں ایسے ودوانوں کی کمی نہیں جو یہ تسلیم کرتے ہیں کہ دسم گرنتھ صاحب سب کا سب گورو گوبند سنگھ کا بیان کردہ ہے (ملاحظہ ہو دسم گرنتھ گورو گرارتھ گرنتھ۔ دسم گرنتھ روپ تے رس صـ۲۸) اور بعض کے بقول (گورو گوبند سنگھ سمرن گرنتھ صـ۴۷) اس کا زیادہ حصہ دوسرے لوگوں کے کلام پر مشتمل ہے گورو گوبند سنگھ کی بیان کردہ چند بانیاں ہی ہیں (ملاحظہ ہو گورمت سدھاکر صـ۳۶ و دسم گرنتھ نرنے صـ۱۵، صـ۲۵۔ مہان کوش صـ۴۶۱)

اس دسم گرنتھ میں ایک بانی بچتر ناٹک کے نام پر درج ہے جس میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر میں ایک بھونڈا سا اعتراض کیا گیا ہے جیسا کہ مرقوم ہے:۔

"مہان دین تب پربھ اُپرا جا
عرب دیس کو کینو راجا
تن بھی ایک پنتھ اُپرا جا
رنگ بناں کینو سب راجا
سب تے اپنا نام جپائیو
ست نام کا ہو نہ درڑائیو"
(دسم گرنتھ صـ۵۱)

یاد رہے کہ گورو گوبند سنگھ جی کے مندرجہ بالا قول میں استعمال شدہ لفظ "مہان دین" کے معنے سکھ ودوانوں نے حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم لئے ہیں (ملاحظہ ہو گورمت سدھاکر صـ۱۸ حاشیہ، مہان کوش صـ۷۰، دھرم دا چھجر صـ۱۷ حاشیہ)

گیانی شیر سنگھ جی کے بقول دسم گرنتھ کے اس قول میں کلمہ شریف پر اعتراض کیا گیا ہے۔ جیسا کہ ان کا بیان ہے:۔

"کلمہ (شریف) میں اللہ کے نام کے ساتھ محمدؐ کا نام لینا ضروری ہے"
(دھرم دا چھجر صـ۱۸ حاشیہ)

گویا کہ دسم گرنتھ صاحب کے اس قول کا مطلب یہ ہے کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے عرب میں پیدا کیا۔ حضورؐ نے دین اسلام کی بنیاد رکھی اور ختنے کی رسم جاری کر دی نیز لوگوں میں اپنا نام جپایا اور خدائے واحد کی پرستش کی تلقین نہیں کی۔ نعوذ باللہ من ذالک۔ اب یہ کس قدر غلط اور بے بنیاد اعتراض ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ بابرکات پر کیا گیا ہے کہ حضورؐ نے لوگوں کو (نعوذ باللہ) توحید کی تعلیم نہیں بلکہ اپنی پرستش کی دعوت دی۔ اہل دانش اور اہل علم خوب جانتے ہیں کہ اسلام دنیا میں ایک ایسا پاکیزہ مذہب ہے جو کسی بھی جہت سے شرک کو روا نہیں رکھتا بلکہ اس نے صاف الفاظ میں رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ دنیا میں یہ اعلان کروا دیا ہے کہ:۔

"قُلْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ یُوْحٰٓی اِلَیَّ"

یعنی رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم عام انسانوں کی مانند ایک انسان ہیں البتہ ان پر خدا تعالیٰ کی وحی نازل ہوتی ہے اور وہ مقدس رسول ہیں۔

قرآن شریف کی رُو سے شرک کسی حالت میں جائز نہیں۔ یہ ایک کبیرہ گناہ ہے لوگوں نے اس کلمہ طیبہ کا مطلب اور مفہوم سمجھے بغیر ہی اس پر اعتراض کئے ہیں اور خود اپنی روزمرہ کی ارداس میں دس گورو صاحبان کی نام لے لے کر پرستش اور پوجا کرنے کے ساتھ ہی اسلام کے کلمہ طیبہ پر بھی اعتراض کر دیا ہے کہ اس میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پوجا کی تلقین کی گئی ہے۔ اسلام کا کلمہ طیبہ یہ ہے:۔

"لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ"

یعنی اللہ کے بغیر کسی کی پرستش جائز نہیں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم (خدا نہیں) خدا کے رسول ہیں۔

اب اس صورت میں دسم گرنتھ کا یہ اعتراض کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو اپنی پرستش کرنے کی تلقین کی بالکل لغو اور فضول سا اعتراض ہے۔ اعتراض کرنیوالے صاحب اسلام کی مقدس تعلیم سے نابلد ہیں ان کو کچھ بھی پتہ نہیں کہ قرآن شریف میں جگہ جگہ شرک کا ردّ کیا گیا ہے اور اسے ایک ناقابلِ معافی گناہ قرار دیا گیا ہے۔

اسی سلسلہ میں ایک سکھ ودوان سردار سنتوکھ سنگھ جی نے یہ حقیقت بیان کی ہے کہ:۔

"یہ کہنا کہ حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے خدائے واحد اور لاشریک اور اللہ کی پرستش کی بجائے اپنی پرستش کروائی ہے۔ ایک حماقت ہے میں نے قرآن شریف سمجھ سوچ کر چار پانچ مرتبہ پڑھا ہے۔ قرآن شریف شاہد ہے۔ کہ ایسے الفاظ منہ سے نکالنا سراسر غلط اور بے بنیاد ہے.....
یہ کیونکر ممکن ہے کہ اس سب کچھ کے باوجود سری گوبند سنگھ جی کو یہ علم نہ ہو کہ اسلام میں خدائے واحد کی عبادت کی ہی تعلیم دی گئی ہے بچتر ناٹک کی ان سطور سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ بچتر ناٹک گورو گوبند سنگھ کی تصنیف نہیں ورنہ گورو گوبند سنگھ جی پر جہالت یا لاپرواہی کا الزام عائد ہوگا۔ کیا بھائی نندلال جی نے ان کو نہیں بتایا ہوگا کہ حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) خدائے واحد کے پرستار تھے.....
اگر ست نام سے مراد ست سروپ نرنکار (الحق اور غیر مجسم خدا) ہے تو یقیناً بغیر کسی مبالغہ کے اور پوری ذمہ داری سے یہ کہا جا سکتا ہے کہ انہوں نے ست نام کی پرستش کی ہی تلقین کی ہے۔"
(جیون پرتی چنڈی گڑھ جنوری ۱۹۷۶ء)

ایک اور مقام پر سردار صاحب موصوف نے بیان کیا ہے:۔

"یہ بیان کرنا کہ حضرت محمد صاحب (صلی اللہ علیہ وسلم) نے یکتا۔ لاشریک واحد اللہ تعالیٰ کے نام کی جگہ لوگوں سے اپنی پرستش کروائی غلط ہے۔ میں نے قرآن مجید کو غور وفکر کے ساتھ چار مرتبہ پڑھا ہے قرآن مجید شاہد ہے کہ ایسے الفاظ منہ سے نکالنا سراسر غلط اور بے بنیاد ہیں۔
(جیون پرتی۔ چنڈی گڑھ جولائی ۱۹۷۹ء)

پس جس شخص نے بھی قرآن شریف بغور پڑھا ہے وہ یہ کہنے پر مجبور ہے کہ اس میں توحید کی تعلیم دی گئی ہے اور شرک کو بہت بڑا گناہ قرار دیا گیا ہے۔ اب یہ کیونکر ممکن ہو سکتا ہے کہ گورو گوبند سنگھ ایسا بزرگ ایسی بات کہہ دے کہ جس کا قرآن شریف کی مقدس تعلیم سے نہ کوئی تعلق ہے اور نہ واسطہ جبکہ سکھ ودوانوں کو مسلّم ہے کہ گورو گوبند سنگھ جی نے اپنے بچپن میں قرآن شریف کی تعلیم بھی حاصل کی تھی جیسا کہ الفت ایمن آبادی نے لکھا ہے:۔

"آپ (یعنی گورو گوبند سنگھ) ایک رات قاضی پیر محمد (سولاہ) کے ہاں بھی ٹھہرے۔ ان کے ساتھ گورو مہاراج نے بچپن میں فارسی زبان اور قرآن مجید پڑھا تھا۔" (صـ۱۷)

پس اگر گورو گوبند سنگھ جی نے قرآن شریف پڑھا تھا تو انہیں اس بات کا علم ہونا چاہیئے تھا کہ قرآن شریف میں شرک کا ردّ کیا گیا ہے۔ قرآن شریف کو اپنی مقدس کتاب تسلیم کرنے والا کوئی شخص خدائے واحد کی عبادت کئے بغیر کسی اور کی عبادت کیونکر کر سکتا تھا اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ایسی تعلیم کیونکر دے سکتے تھے جو قرآن شریف کے سراسر خلاف ہو اور اپنی پرستش کیونکر کروا سکتے تھے جبکہ قرآن شریف سے اس کا جواز ہی ثابت نہیں اس لئے بچتر ناٹک میں جو کچھ مرقوم ہے اگر وہ گورو گوبند سنگھ جی کا ہی بیان کردہ ہے تو پھر اس کے یہ معنے ہوں گے کہ گورو صاحب موصوف اسلام کی مقدس تعلیم سے بالکل نابلد تھے۔ ایسی حالت میں ان کا اسلام پر اعتراض بالکل بے معنی اور لغو سمجھا جائے گا کیونکہ جسے کوئی پتہ ہی نہیں کہ قرآن شریف میں کیا مذکور ہے اس کو ہرگز یہ حق نہیں کہ وہ اسلام پر کوئی اعتراض کرے۔

بعض لوگوں نے بچتر ناٹک کو گورو گوبند سنگھ جی کی تصنیف تسلیم نہیں کیا۔ ان کے نزدیک یہ کسی اور کی تصنیف ہے جو فرضی طور پر گورو گوبند سنگھ جی کی طرف منسوب کر دی گئی ہے۔ (ملاحظہ ہو رسالہ جیون پرتی چنڈی گڑھ۔ جنوری ۱۹۷۶ء۔ گورسکھ میت چلہو گورچالی صـ۷۳)

ہم ان لوگوں سے متفق ہیں ورنہ گورو گوبند سنگھ جی پر جہالت کا الزام آئے گا اور یہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ انہوں نے اسلام کی تعلیم سے واقفیت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حاصل کئے بغیر اسلام پر سراسر غلط اور بے بنیاد الزام عائد کر دیا ہے جو ایک مذہبی پیشوا کے لئے مناسب نہیں۔

۵۔ رسالہ پارلیمنٹ گزٹ میں اسلام سے متعلق معلومات بہم پہنچانے کے خیال سے یہ بیان کیا گیا ہے کہ :۔

"اسلام مذہب کو ماننے والے خدا تعالیٰ کو ساتویں (آسمان میں) بہشت میں رہتا خیال کرتے ہیں۔ قرآن مجید میں مرقوم ہے کہ خدا تعالیٰ نے دنیا کے تمام کاروبار کو چلانے کے لئے اپنی مدد کے واسطے چار فرشتے رکھے ہوئے ہیں۔ ان چار فرشتوں کے نام یہ ہیں :

۱۔ جبرائیل ۔ ۲۔ عزرائیل ۳۔ میکائیل ۴۔ اسرائیل۔

ریاست پٹیالہ کے مشہور و معروف روزانہ اخبار رنجیت نے ایک مرتبہ یہ شائع کیا تھا کہ :۔

"شو پرماتما، برہما وشنوں، شنکر وغیرہ تین دیوتاؤں کو بنا کر ان سے پیدائش، پرورش اور موت کے تین بڑے کام کروائے جاتے ہیں ..... مسلمان لوگ ان دیوتاؤں کو جبرائیل، اسمٰعیل اور اسرافیل کہتے ہیں۔

(رنجیت پٹیالہ ۲۶ فروری ۱۹۶۸ء)

حقیقت یہ ہے کہ کسی بھی مسلمان کا یہ خیال نہیں۔ یہ سراسر غلط اور بے بنیاد بات ہے۔ اصل میں یہ بات بھی قرآن شریف کی تعلیم سے لاعلمی کا نتیجہ ہے۔ اس میں مضمون نگار نے اپنے زعم میں یہ سمجھ لیا ہے کہ اسلام میں یہ تسلیم کیا گیا ہے کہ جس طرح مہاراجہ پٹیالہ یا مہاراجہ رنجیت سنگھ اپنے گھروں میں رہتے تھے اسی طرح ہم مسلمان یہ تسلیم کرتے ہیں کہ گویا خدا تعالیٰ بھی انسانوں کی طرح ساتویں بہشت یا ساتویں آسمان میں رہتا ہے مگر حقیقت یہ ہے کہ اسلام کا خدا تو لامحدود، لامتغیر اور لامکان ہے البتہ وہ ہر جگہ موجود ضرور ہے .... وہ زمین میں ہے اور آسمان میں بھی۔ اس سلسلہ میں قرآن شریف کا واضح ارشاد ہے

وَهُوَ الَّذِي فِي السَّمَاءِ إِلَٰهٌ وَفِي الْأَرْضِ إِلَٰهٌ ۚ وَهُوَ الْحَكِيمُ الْعَلِيمُ ۔ (الزخرف آیت ۸۵)

یعنی تمہارا معبود حقیقی زمین میں بھی ہے اور آسمان میں بھی ہے۔ یعنی ہر جگہ ہے۔ اسے کسی جگہ محدود نہیں کیا جا سکتا کیونکہ وہ غیر مجسم اور لامحدود ہے۔

خالصہ پارلیمنٹ گزٹ نے یہ بھی خلاف حقیقت بات بیان کی ہے کہ اسلام نے فرشتوں کو خدا تعالیٰ کا مددگار بتایا ہے۔ اسلام کی تعلیم تو فرشتوں سے متعلق یہ ہے کہ

وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ (النمل آیت ۵۱)

لَا يَعْصُونَ اللَّهَ مَا أَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ (التحریم)

یعنی فرشتے اللہ تعالیٰ کے مددگار نہیں بلکہ خادم ہیں اور مشین کے پرزوں کی طرح ان کے سپرد جو کام بھی کیا جائے وہ بجا لاتے ہیں۔ انہیں کھانے پینے کی احتیاج نہیں۔ وہ غیر مادی اور نوری وجود ہیں۔ خدا تعالیٰ کی نافرمانی وہ کر ہی نہیں سکتے۔

اسی طرح فرشتوں کے جو نام بیان کئے گئے ہیں ان میں بھی غلطی کی گئی ہے۔ چوتھے فرشتے کا نام اسرائیل بتایا گیا ہے۔ حالانکہ اسرائیل حضرت یعقوب علیہ السلام کا نام ہے جن کی طرف منسوب ہونے کی وجہ سے یہودی بنو اسرائیل کہلاتے ہیں ان کی حکومت بھی اسرائیل کہلاتی ہے۔ اسلام کے چوتھے فرشتے کا نام اسرافیل ہے اسرائیل نہیں۔

گورو نانک جی کا یہ ارشاد جنم ساکھیوں میں موجود ہے کہ

"اسرافیل، جبرائیل۔ میکائیل پچھان
عزرائیل فرشتہ چار مؤکل جان۔
چاروں وارث تخت دتے حکمی بندے" چار
سدا حضوری تس رہن جو تھیوے اوتار
(جنم ساکھی بھائی بالا ص۲۶۱)

"حکمی بندے" کے معنے گورو گرنتھ صاحب کی رُو سے یہی ہیں کہ جو کامل فرمان بردار ہوں اور انہیں جو حکم دیا جائے اسے بجا لانے کے لئے ہمیشہ تیار رہیں جیسا کہ مرقوم ہے :۔

"حکمی بندہ حکم کماوے حکمی کڈھ اکاراہے"
(مارو محلہ ۳ ص۱۰۵۴)

یعنی خدا تعالیٰ کے فرشتے ایسی مخلوق ہیں جو خدا تعالیٰ کے حکم کے بغیر سانس بھی نہیں لیتے۔ گویا وہ سراپا فرماں بردار ہیں۔ خدا تعالیٰ کے کسی حکم کو ٹال دینا ان کی سرشت میں ہی نہیں۔

سردار بہادر کاہن سنگھ جی نابھہ نے چاروں فرشتوں کے بارہ میں بیان کیا ہے کہ

"قرآن شریف میں چار بڑے فرشتے (مذکور) ہیں۔
۱۔ اسرافیل ۔ ۲۔ میکائیل ۳۔ جبرائیل
۴۔ عزرائیل۔
(مہان کوش ص۶۰۷)

کئی سکھ ودوان اسرائیلی حکومت کو عزرائیلی حکومت کہتے ہیں۔ (ملاحظہ ہو سچر قومی ایکتا۔ نئی دہلی اکتوبر ۱۹۸۰ء) حالانکہ گورو گرنتھ صاحب میں موت کے فرشتہ کو عزرائیل کہا گیا ہے۔ (ملاحظہ ہو گورو گرنتھ صاحب ص۳۰۵، ص۷۲۱، ص۷۲۲، ص۹۲۴، ص۹۵۱، ص۱۰۲۰، ص۱۰۸۴، ص۱۳۸۱)۔ اس فرشتہ کو گورو گرنتھ صاحب میں ملک الموت بھی کہا گیا ہے۔ (گورو گرنتھ صاحب ص۱۳۸۱)

(باقی)

"انسان کی فطرت میں دراصل بدی نہیں لیکن بداستعمالی اسے برا بنا دیتی ہے"
(ملفوظات جلد ہشتم ص۳۵۸)

نماز کی حقیقت

سیدنا حضرت اقدس فرماتے ہیں :۔

"نماز کیا ہے؟ یہ ایک خاص دعا ہے۔ مگر لوگ اس کو بادشاہوں کا ٹیکس سمجھتے ہیں۔ نادان اتنا نہیں جانتے کہ بھلا خدا تعالیٰ کو ان باتوں کی کیا حاجت ہے۔ اس کے غناء ذاتی کو اس بات کی کیا حاجت ہے کہ انسان دعا، تسبیح اور تہلیل میں مصروف رہے بلکہ اس میں انسان کا اپنا ہی فائدہ ہے کہ وہ اس طریق پر اپنے مطلب کو پہنچ جاتا ہے۔ مجھے یہ دیکھ کر بہت افسوس ہوتا ہے کہ آجکل عبادات اور تقویٰ اور دینداری سے محبت نہیں ہے۔ اس کی وجہ ایک عام زہریلا اثر رسم کا ہے۔ اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی محبت سرد ہو رہی ہے اور عبادت میں جس قسم کا مزہ آنا چاہیئے وہ مزہ نہیں آتا دنیا میں کوئی ایسی چیز نہیں جس میں لذت اور ایک خاص حظ اللہ تعالیٰ نے نہ رکھا ہو۔ جس طرح پر ایک مریض ایک عمدہ سے عمدہ خوش ذائقہ چیز کا مزہ نہیں اٹھا سکتا اور وہ اسے تلخ یا بالکل پھیکا سمجھتا ہے اسی طرح وہ لوگ جو عبادتِ الٰہی میں حظ اور لذت نہیں پاتے اُن کو اپنی بیماری کا فکر کرنا چاہیئے کیونکہ جیسا میں نے ابھی کہا ہے دنیا میں کوئی ایسی چیز نہیں ہے جس میں خدا تعالیٰ نے کوئی نہ کوئی لذت نہ رکھی ہو۔ مثلاً اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کو عبادت کے لئے پیدا کیا تو پھر کیا وجہ ہے کہ اس عبادت میں اس کے لئے لذت اور سرور نہ ہو۔ لذت اور سرور تو ہے مگر اس سے حظ اٹھانے والا بھی تو ہو۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ۔ اب انسان جبکہ عبادت ہی کے لئے پیدا ہوا ہے ضروری ہے کہ عبادت میں لذت اور سرور بھی درجہ غایت کا رکھا ہو۔ اس بات کو ہم اپنے روزمرہ کے مشاہدہ اور تجربے سے خوب سمجھ سکتے ہیں مثلاً اناج اور تمام خوردنی اور نوشیدنی اشیاء انسان کے لئے پیدا ہوئی ہیں تو کیا اُن سے وہ ایک لذت اور حظ نہیں پاتا ہے، کیا اس ذائقے، مزے اور احساس کے لئے اس کے منہ میں زبان موجود نہیں۔ کیا وہ خوبصورت اشیاء دیکھ کر نباتات یا جمادات، حیوانات ہوں یا انسان حظ نہیں پاتا؟ کیا دل خوشکن اور سریلی آوازوں سے اس کے کان محظوظ نہیں ہوتے؟ پھر کیا کوئی دلیل اور بھی اس امر کے اثبات کے لئے مطلوب ہے کہ عبادت میں لذت نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے عورت اور مرد کو جوڑا پیدا کیا اور مرد کو رغبت دی ہے۔ اب اس میں زبردستی نہیں کی بلکہ ایک لذت بھی دکھلائی ہے۔ اگر محض توالد و تناسل ہی مقصود بالذات ہوتا تو مطلب پورا نہ ہو سکتا۔ عورت اور مرد کی برہنگی کی حالت میں اُن کی غیرت قبول نہ کرتی کہ وہ ایک دوسرے کے ساتھ تعلق پیدا کریں مگر اس میں اُن کے لئے ایک حظ ہے اور ایک لذت ہے۔ یہ حظ اور لذت اسی درجہ تک پہنچتی ہے کہ بعض کوتاہ اندیش انسان اولاد کی پرواہ اور خیال نہیں کرتے بلکہ ان کو صرف حظ ہی سے کام اور غرض ہے۔ خدا تعالیٰ کی علت غائی بندوں کا پیدا کرنا تھا اور اس سبب کے لئے ایک تعلق عورت مرد میں قائم کیا اور ضمناً اس میں ایک حظ رکھ دیا جو اکثر نادانوں کے لئے مقصود بالذات ہو گیا ہے۔ اسی طرح سے خوب سمجھ لو کہ عبادت بھی کوئی بوجھ اور ٹیکس نہیں۔ اس میں بھی ایک لذت اور سرور ہے اور یہ لذت اور سرور دنیا کی تمام لذتوں اور تمام حظوظِ نفس سے بالاتر اور بلند ہے جیسے عورت اور مرد کے باہمی تعلقات میں ایک لذت ہے اور اسی سے وہی بہرہ مند ہو سکتا ہے جو مرد اپنے قویٰ صحیح رکھتا ہے۔ ایک نامرد اور مخنث وہ حظ نہیں پا سکتا اور جیسے ایک مریض کسی عمدہ سے عمدہ خوش ذائقہ غذا کی لذت سے محروم ہے۔ اسی طرح پر وہاں ٹھیک ایسا ہی وہ کم بخت انسان ہے جو عبادتِ الٰہی سے لذت نہیں پا سکتا۔"

(ملفوظات جلد اوّل ص۱۶۰-۱۵۹)

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

ہماری دُعا

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کی مبارک تحریک کے سلسلہ میں ہمارے پیارے امام ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا :۔

"ہم یہ دعا کرتے ہیں کہ اے خدا ہمیں تو یہ پتہ نہیں کتنے مالوں کی ضرورت ہے ہماری تو یہ خواہش ہے کہ ہماری زندگیوں میں اسلام غالب آئے ہم اپنی آنکھوں سے بنی نوع انسان کو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہوئے دیکھ لیں۔"

صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبہ اسی مقصد کے حصول کے لئے جاری کیا گیا ہے۔ اپنے وعدوں کی بروقت ادائیگی کر کے ہم اس میں حصہ لے سکتے ہیں۔

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرتِ اقدس کا سفرِ ہوشیارپور

مرسلہ: مکرم شیخ نصیر الدین احمد ربوہ

"کامل کی صحبت اس سفرِ دریا کی طرح ہے جس میں پار ہونے کی بھی امید ہے اور غرق ہونے کا بھی اندیشہ ہے۔"

یہ الفاظ حضرت اقدس نے اس وقت کہے۔ جب آپ ایک کشتی میں سوار تھے جو دریائے بیاس میں ایک منزلِ مقصود کی طرف رواں دواں تھی۔

تاریخ احمدیت جلد دوم (مولفہ مولوی دوست محمد صاحب شاہد) میں صفحہ ۱۰۸ تا ۱۱۲ حضرت منشی عبداللہ صاحب سنوری کے الفاظ میں مندرجہ بالا واقعہ یوں درج ہے:-

"حضرت صاحب نے ۱۸۸۴ء میں ارادہ فرمایا تھا کہ قادیان سے باہر جا کر کہیں چلہ کشی فرمائیں گے ..... چنانچہ آپ نے ارادہ فرمایا کہ سوجان پور (ضلع گورداسپور) میں جا کر خلوت میں رہیں ..... مگر پھر حضور کو سفرِ سوجانپور کے متعلق الہام ہوا ..... کہ تمہاری عقدہ کشائی ہوشیارپور میں ہوگی ..... جب آپ ماہ جنوری ۱۸۸۶ء میں ہوشیارپور جانے لگے تو مجھے خط لکھ کر حضور نے قادیان بلا لیا (نیز آپ نے) شیخ مہر علی رئیس ہوشیارپور کو خط لکھا کہ میں دو ماہ کے واسطے ہوشیارپور آنا چاہتا ہوں کسی ایسے مکان کا انتظام کر دیں جو شہر کے ایک کنارے پر ہو اور اس میں بالاخانہ بھی ہو۔ شیخ مہر علی نے اپنا ایک مکان جو طویلہ کے نام سے مشہور تھا خالی کروا دیا۔ حضور پہلی میں بیٹھ کر دریائے بیاس کے راستے تشریف لے گئے۔ میں اور شیخ حامد علی اور فتح خان ساتھ تھے ..... فتح خان رسولپور ..... ضلع ہوشیارپور کا رہنے والا تھا اور حضور کا بڑا معتقد تھا ..... حضور جب دریا پر پہنچے تو چونکہ کشتی تک پہنچنے کے راستہ میں کچھ پانی تھا اس لئے ملاح نے حضور کو اٹھا کر کشتی میں بٹھایا ..... دریا میں جب کشتی چل رہی تھی تو حضور نے مجھ سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ میاں عبداللہ کامل کی صحبت اس سفرِ دریا کی طرح ہے جس میں پار ہونے کی بھی امید ہے اور غرق ہونے کا بھی اندیشہ ہے ..... (بعد میں) جب فتح خان مرتد ہوا (مولوی محمد حسین بٹالوی کے اثر سے) تو مجھے حضرت کی یہ بات یاد آئی۔ خیر ہم راستہ میں فتح خان کے گاؤں میں قیام کرتے ہوئے دوسرے دن ہوشیارپور پہنچے اور وہاں جاتے ہی حضور نے طویلہ کے بالاخانہ میں قیام فرمایا ..... اس کے بعد (حضرت اقدس) نے بذریعہ دستی اشتہارات اعلان کر دیا کہ چالیس دن تک مجھے کوئی صاحب ملنے نہ آئیں اور نہ کوئی صاحب مجھے دعوت کے لئے آویں۔ ان چالیس دن کے بعد میں یہاں بیس دن اور ٹھہروں گا ان بیس دنوں میں ملنے والے ملیں ..... اور سوال و جواب کرنے والے سوال جواب کر لیں۔ اور حضرت صاحب نے ہم کو بھی حکم دیا کہ ڈیوڑھی کے اندر کی زنجیر ہر وقت لگی رہے اور گھر میں بھی کوئی شخص مجھے نہ بلائے۔ میں اگر کسی کو بلاؤں تو وہ اسی حد تک میری بات کا جواب دے جس حد تک کہ ضروری ہے اور نہ اوپر بالاخانہ میں کوئی میرے پاس آوے۔ میرا کھانا اوپر پہنچا دیا جاوے مگر اس کا انتظار نہ کیا جائے کہ میں کھانا کھاؤں خالی برتن پھر دوسرے وقت لے جایا کریں۔ نماز میں اوپر الگ پڑھا کروں گا تم نیچے پڑھ لیا کرو۔ جمعہ کے لئے حضرت نے فرمایا کوئی ویران سی مسجد تلاش کرو جو شہر کے ایک طرف ہو جہاں ہم علیحدگی میں نماز ادا کر سکیں۔ چنانچہ شہر کے باہر ایک باغ تھا اس میں ایک چھوٹی سی ویران مسجد تھی۔ وہاں جمعہ کے دن حضور تشریف لے جایا کرتے تھے اور ہم کو نماز پڑھاتے تھے اور خطبہ بھی خود پڑھتے تھے۔

میں کھانا چھوڑنے اوپر جایا کرتا تھا اور حضور سے کوئی بات نہیں کرتا تھا۔ مگر کبھی حضور مجھ سے خود کوئی بات کرتے تھے تو جواب دے دیتا تھا۔ ایک دفعہ حضرت صاحب نے مجھ سے فرمایا۔ "میاں عبداللہ ان دنوں میں مجھ پر بڑے بڑے خدا تعالیٰ کے فضل کے دروازے کھلے ہیں اور بعض اوقات دیر دیر تک خدا تعالیٰ مجھ سے باتیں کرتا رہتا ہے۔ اگر ان کو لکھا جائے تو کئی ورق ہو جاویں۔"

پسرِ موعود کے متعلق الہامات بھی اسی چلہ میں ہوئے تھے اور بعد چلہ کے ہوشیارپور سے ہی آپ نے اس پیشگوئی کا اعلان فرمایا تھا۔ جب چالیس دن گزر گئے تو پھر آپ حسبِ اعلان بیس دن اور وہاں ٹھہرے ان دنوں میں کئی لوگوں نے دعوتیں کیں اور کئی لوگ مذہبی تبادلہ خیالات کے لئے آئے ..... انہی دنوں مرلی دھر (آریہ) سے آپ کا مباحثہ ہوا جو سرمہ چشم آریہ میں درج ہے۔ جب دو مہینے کی مدت پوری ہو گئی تو حضرت صاحب واپس اسی راستہ سے قادیان روانہ ہوئے۔

ہوشیارپور سے پانچ چھ میل کے فاصلہ پر ایک بزرگ کی قبر ہے جہاں کچھ باغیچہ سا لگا ہوا تھا وہاں پہنچ کر ..... حضور بہلی سے اتر آئے اور فرمایا۔ یہ عمدہ سایہ دار جگہ ہے یہاں تھوڑی دیر ٹھہر جاتے ہیں۔

اس کے بعد حضور قبر کی طرف تشریف لے گئے۔ میں بھی پیچھے پیچھے ساتھ ہو گیا۔ اور شیخ حامد علی اور فتح خان بہلی کے پاس رہے۔ آپ مقبرہ پر پہنچ کر اس کا دروازہ کھول کر اندر گئے اور قبر کے سرہانے کھڑے ہو کر دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے اور تھوڑی دیر تک دعا فرماتے رہے۔ پھر واپس آئے اور مجھ سے مخاطب ہو کر فرمایا۔ "جب میں نے دعا کیلئے ہاتھ اٹھائے تو جس بزرگ کی یہ قبر ہے وہ قبر سے نکل کر دوزانو ہو کر میرے سامنے بیٹھ گئے اور اگر آپ ساتھ نہ ہوتے تو میں ان سے باتیں بھی کر لیتا۔ ان کی آنکھیں موٹی موٹی ہیں اور رنگ سانولا ہے۔" پھر کہا کہ دیکھو اگر یہاں کوئی مجاور ہے تو اس سے ان کے حالات پوچھیں۔ ..... چنانچہ حضور نے مجاور سے دریافت کیا۔ اس نے کہا میں نے ان کو خود نہیں دیکھا کیونکہ ان کی وفات کو قریباً ایک سو سال گزر گیا ہے ..... حضور نے پوچھا ان کا حلیہ کیا تھا؟ وہ کہنے لگا۔ سنا ہے سانولا رنگ تھا اور موٹی موٹی آنکھیں تھیں۔ پھر ہم وہاں سے روانہ ہو کر قادیان پہنچ گئے۔"

احبابِ جماعت کے لئے رُوحانی پروگرام

صد سالہ احمدیہ جوبلی کے عالمی روحانی منصوبے کی کامیابی کے لئے حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے احبابِ جماعت کے لئے دعاؤں اور عبادات کا ایک خاص پروگرام تجویز فرما رکھا ہے جو درج ذیل ہے:

۱- جماعت کے قیام پر ایک صدی مکمل ہونے تک ہر ماہ احبابِ جماعت ایک نفلی روزہ رکھا کریں جس کے لئے ہر قصبہ، شہر یا محلہ میں مہینہ کے آخری ہفتہ میں کوئی ایک دن مقامی طور پر مقرر کر لیا جایا کرے۔

۲- دو نفل روزانہ ادا کئے جائیں جو نماز عشاء کے بعد سے لے کر نماز فجر سے پہلے تک یا نماز ظہر کے بعد ادا کئے جائیں۔

۳- کم از کم سات بار روزانہ سورۃ فاتحہ کی دعا غور و تدبر کے ساتھ پڑھی جائے۔

۴- درود شریف اور تسبیح و تحمید (سُبْحَانَ اللّٰہِ وَ بِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ - اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ) نیز استغفار کا ورد روزانہ ۳۳ - ۳۳ بار کیا جائے۔

۵- مندرجہ ذیل دعائیں روزانہ کم از کم گیارہ بار پڑھی جائیں۔

۱- رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَیْنَا صَبْرًا وَّ ثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَ انْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ ۝

۲- اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَ نَعُوْذُ بِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ

۶- ان کے علاوہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنی زبان میں بھی بکثرت دعائیں کرنے کی تاکید فرمائی تاکہ اللہ تعالیٰ ہماری حقیر قربانیوں کو قبول فرمائے اور صد سالہ احمدیہ جوبلی کے عظیم منصوبے کو ہر لحاظ سے کامیاب کرے اور ہم شاہراہِ غلبۂ اسلام پر آگے ہی آگے بڑھتے چلے جائیں۔

احبابِ جماعت سے درخواست ہے کہ وہ اس پروگرام کے مطابق خود بھی اپنا عمل جاری رکھیں اور دوسروں کو بھی وقتاً فوقتاً تحریک کرتے رہیں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد۔ ربوہ)

شعبہ تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے اعلانات

- مرکزی امتحانات کے حل شدہ پرچے جلد واپس بھجوا دیں۔
- ماہ اگست کے لئے مطالعہ کی کتاب "گناہ سے نجات" مقرر ہے اور ماہ ستمبر کے لئے "آئینہ کمالات اسلام" مقرر ہے۔ خدام مطالعہ فرما دیں۔
- مرکزی مقالہ بعنوان "جنگ موتہ و غزوہ تبوک" حجم دس ہزار الفاظ

اوّل انعام ۷۰۰/- روپے - دوم انعام ۵۰۰/- روپے
سوم انعام ۳۰۰/- روپے

آخری تاریخ ۳۱ جولائی ۱۹۸۱ء جو گذر چکی ہے مجالس فی الفور مقالے مرکز میں بھجوا دیں۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم ڈاکٹر محمد الدین صاحب

امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع وہاڑی

محترم ڈاکٹر محمد الدین صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع وہاڑی ۶ر اگست رات ڈیڑھ بجے وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحوم ڈاکٹر صاحب سادہ مزاج، دین دار، صوم وصلوٰۃ کے پابند، تہجد گذار، صدقہ وخیرات اور سلسلہ کے لئے مالی قربانیاں کرنے والے تھے۔ خدمتِ خلق کا جذبہ اسی طرح اپنے اندر رکھتے تھے جیسے ان کے چچا حضرت ڈاکٹر بھائی محمود احمد صاحب مرحوم آف سرگودھا اپنے اس جذبہ کی وجہ سے اپنوں اور غیروں میں ہر دلعزیز تھے۔ ملازمت میں جہاں جہاں رہے وہاں لوگ اب بھی ان کو یاد کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے ڈاکٹر صاحب مرحوم اور ان کی بیگم (جو محترم چوہدری ظہور احمد صاحب ناظر دیوان کی حقیقی بہن ہیں) اور ایک بیٹی اہلیہ چوہدری جلال الدین صاحب کو حج بیت اللہ اور مقامات مقدسہ کی زیارت کی سعادت عطا فرمائی۔ ریٹائرمنٹ کے بعد آپ نے وہاڑی میں پریکٹس شروع کر دی جیسا کہ ان دنوں ہر میڈیکل آفیسر سے یہ توقع کی جاتی تھی کہ وہ ایک ہی وقت میں فزیشن اور سرجن بھی ہو اور ہر قسم کے اپریشن بھی کرے۔ ڈاکٹر صاحب میں بھی یہ خوبیاں تھیں لیکن آنکھوں کے اپریشن انہوں نے ہزاروں کی تعداد میں کئے اسی وجہ سے وہ آئی سپیشلسٹ مشہور تھے۔

آپ جہاں جہاں بھی رہے جماعتی کاموں میں بھرپور حصہ لیتے رہے۔ وہاڑی میں تو ربع صدی تک قریباً لوکل جماعت کے صدر اور امام الصلوٰۃ رہے اور اور جب وہاڑی ضلع بنا تو اس کے امیر منتخب ہوئے

تقسیم ملک کے بعد جب کہ ابھی درویشوں کو علاج کی پوری سہولتیں میسر نہ تھیں تو ان کو ایک جلسہ سالانہ کے قافلہ میں قادیان بھجوایا گیا جہاں آپ نے درویشوں کے کامیاب اپریشن کئے۔

۱۹۷۸ء میں آپ کو "عالمی کسرِ صلیب کانفرنس" میں بھی جو لندن میں منعقد ہوئی شرکت کا شرف ملا۔

آپ کی اولاد تین بیٹے راجہ حفیظ احمد صاحب ۴۔جی وہاڑی۔ راجہ منیر احمد صاحب وہاڑی اور راجہ لطیف احمد صاحب لندن میں ہیں تین دامادوں میں سے چوہدری جلال الدین صاحب وہاڑی۔ چوہدری وحید سلیم صاحب ایڈووکیٹ سپریم کورٹ لاہور میں اور راجہ داؤد احمد صاحب لندن میں ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان بچوں کی اور اولاد یعنی ڈاکٹر صاحب کے پوتے پوتیاں۔ نواسے نواسیاں اور پڑنواسہ (یہ نواسی اہلیہ منور احمد صاحب گلزار لندن میں ہیں) موجود ہیں۔

آپ کے دونوں بیٹے اور دونوں داماد جو پاکستان میں ہی مقیم ہیں آپ کا جنازہ ۸/۸۱ ۶ کو شام ربوہ لائے جہاں ان کے عزیز راولپنڈی۔ وزیر آباد۔ بہاولپور ملتان لاہور سرگودھا اور فیصل آباد سے پہنچ چکے تھے حضور اقدس کے ارشاد پر رات ۱۰½ مولانا نذیر احمد صاحب مبشر نے نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد انہوں نے ہی دعا کروائی۔ جنازہ اور تدفین میں دوست اور بزرگ کثرت سے شامل ہوئے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور ان کے پسماندگان کو صبر جمیل سے نوازے۔ (آمین)

(ڈاکٹر رشید احمد۔ ربوہ)

وقف عارضی

حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

"تیسری بات جس کی طرف میں احباب جماعت، عہدیداران جماعت خصوصاً امراء اضلاع کو متوجہ کرنا چاہتا ہوں۔ وہ یہ ہے کہ میں نے عارضی وقف کے متعلق جماعت میں تحریک کی تھی ..... امراء اضلاع کو اس کی طرف فوری توجہ دینی چاہیے

امراء اضلاع جماعت کے مستعد اور مخلص احباب کو اپنی ذمہ داری کی طرف متوجہ کریں تا زیادہ سے زیادہ احدی اس مقصد (عارضی وقف) کے پیش نظر اور خدمت اسلام کے لئے اپنے وقت کا ایک تھوڑا اور حقیر سا حصہ پیش کریں۔"

(الفضل ۱۳ر اپریل ۱۹۶۶ء صـ۳)

ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن)

ولادت

خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے دوسرا پوتا عطا فرمایا ہے۔ جو کہ خدا بخش ناصر ریڈیولوجسٹ میو ہسپتال کا لڑکا اور چوہدری احمد جان صاحب مصطفیٰ آباد لاہور کا نواسہ ہے۔ حضور اقدس نے ازراہ شفقت "فاتح احمد" نام تجویز فرمایا ہے۔

احباب کرام دعا فرمادیں کہ نومولود نیک صالح خادم دین اور والدین کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک ہو۔ آمین۔

(مولا بخش۔ لاہور)

ٹارگٹ چندہ تحریک جدید کے پیش نظر مخلصین جماعت کی نمایاں پیشکش

۲۴

۴۴۵	مکرم عبدالواحد صاحب درک	راولپنڈی	۱۲۰۰ روپے
۴۴۶	" چوہدری محمد ضیاء صاحب ایڈووکیٹ	"	۱۳۵۰ "
۴۴۷	" عزیز اللہ خاں صاحب	"	۱۰۶۰ "
۴۴۸	" نصیر احمد صاحب نسیم معہ بیگم صاحبہ	"	۱۲۰۰ "
۴۴۹	" شیخ مظفر الدین صاحب بوگرہ	"	۱۵۲۵ "
۴۵۰	" ڈاکٹر عین النعیم صاحب	"	۱۳۵۰ "
۴۵۱	" چوہدری محمد شریف صاحب احمد موٹرز	"	۱۲۰۰ "
۴۵۲	" خورشید انور صاحب	"	۱۰۰۰ "
۴۵۳	" کرنل ایاز محمود خان صاحب	"	۱۰۰۰ "
۴۵۴	" مظہر احمد صاحب ابن لفٹیننٹ کرنل محمد افضال بھٹی صاحب	"	۱۰۰۰ "
۴۵۵	" ڈاکٹر شفیق الرحمٰن صاحب		۱۰۰۰ "
۴۵۶	" خواجہ عبدالغفار صاحب ڈار بمعہ اہل وعیال و بزرگان	"	۱۰۰۰ "
۴۵۷	" ڈاکٹر محمد افضل صاحب	"	۱۰۰۰ "
۴۵۸	" بریگیڈیئر ارشد محمود صاحب	اسلام آباد	۲۵۰۰ "
۴۵۹	" سید سہیل احمد صاحب ۱.C.S	"	۱۶۹۲ "
۴۶۰	" جنرل عبدالعلی صاحب ملک	"	۱۷۵۱ "
۴۶۱	" چوہدری ناصر احمد صاحب	"	۲۲۲۲ "
۴۶۲	" عبدالرحیم صاحب پراچہ	"	۳۶۰۰ "
۴۶۳	" ٹھیکدار محمد دین صاحب (ربوہ)	"	۵۰۰۰ "
۴۶۴	" کرنل خیر البشر صاحب	"	۲۵۰۰ "

(باقی)

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

شعبہ تعلیم لجنہ مرکزیہ کے اعلانات

۱۔ انعامی مقالہ برائے ممبرات لجنہ اماء اللہ

عنوان :۔ سیرت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

انعام :۔ اول دوم اور سوم بالترتیب ۳۰۰/- ۲۰۰/- ۱۰۰/- روپے

حجم :۔ ۵ تا ۷ ہزار الفاظ

آخری تاریخ ۵ر ستمبر ہے

تمام صدر صاحبات اپنے اپنے ہاں اس انعامی مقابلہ میں شرکت کی ترغیب دیں اور وقت مقررہ پر مقالہ ارسال کروائیں۔

۲۔ تعلیمی وظائف

اجتماع کے موقع پر وظائف "نصرت جہاں" اور "نواب مبارکہ بیگم" کا امتحان بھی ہوگا۔ تمام شہری لجنات کی صدر صاحبات اپنی ممبرات کو ان وظائف میں شامل ہونے کی ترغیب دیں۔ خیال رہے کہ یہ ہر دو وظائف تعلیمی ہیں۔ اس لئے طالبات ہی اس میں شامل ہو سکتی ہیں۔ ان وظائف کا نصاب اور جملہ شرائط سالانہ اجتماع کی ہدایات میں شائع ہو چکی ہیں اور تمام لجنات کو ارسال کی جا چکی ہیں۔

(سیکرٹری تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

مجالس انصار اللہ اور پکنک پروگرام

مجالس انصار اللہ کوشش کریں کہ اپنے اپنے حالات کے مطابق اجتماعی پکنک کا پروگرام ترتیب دیں۔ سال میں کم از کم دو مرتبہ ایسے پروگرام بنائے جائیں۔ ایسے مواقع پر دینی استعدادوں کو فروغ دینے کے لیے ذہنی اور علمی مقابلے بھی کروائے جائیں۔

قائد ذہانت وصحت جسمانی
مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

درخواست دعا

مکرم ڈاکٹر رحمت اللہ صاحب قلعہ کالر والہ ضلع سیالکوٹ کی اہلیہ محترمہ بلڈ پریشر کی وجہ سے شدید بیمار ہیں نیز ان کا لڑکا عزیز منیر احمد صاحب جو ڈاکٹری کے کام میں ان کے دست راست ہیں بعارضہ یرقان شدید بیمار ہیں احباب کرام ہر دو مریضوں کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔ (سید احمد علی شاہ۔ نائب ناظر اصلاح وارشاد (مقامی)

● میرے بھائی نذیر احمد صاحب المنار الیکٹرک کمپنی شاہی روڈ رحیم یار خاں سخت بیمار ہیں ان کی کامل و عاجل صحت اور درازی عمر کے لئے درخواستِ دعا ہے

(مستری غلام اللہ خان ربوہ)

● مکرم ملک شیر محمد صاحب دھوبی گھاٹ فیصل آباد چند روز سے بیمار ہیں چہرے پر فالج کا اثر ہے اور ٹانگوں میں درد ہے سول ہسپتال فیصل آباد میں زیر علاج ہیں ان کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر پیچیدگی سے محفوظ رکھے آمین۔

میاں مبارک احمد سیکرٹری تحریک جدید جماعت احمدیہ (فیصل آباد شہر)

● میرے ایک مخلص دوست مکرم محمود احمد کو ایک حادثہ میں ٹانگ پر شدید چوٹ آئی ہے جسم کے تمام جوڑوں میں درد ہے۔ احباب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ جلد کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین۔

(سلیم احمد سلیم چک ۱۵۱ ضلع تھرپارکر سندھ)

● میرے والد بزرگوار محترم مرزا انور محمد صاحب نارووال میں کچھ دنوں سے بخار و کھانسی وغیرہ عوارض سے بیمار ہیں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل و عاجل صحت عطا فرمائے آمین۔

(مرزا رشید احمد فرخ محلہ اسلام پورہ نارووال ضلع سیالکوٹ)

● خاکسار کا ۵۔ مئی ۸۱ء کو سکوٹر پر جاتے ہوئے ایکسیڈنٹ ہو گیا تھا۔ کلائی اور ٹخنے پر زخم آئے۔ لیکن تا حال آرام نہیں ہوا۔

احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا فرمائیں شافی مطلق کامل و عاجل صحت عطا فرمائے

جزاکم اللہ احسن الجزاء (عبدالرحمٰن دہلوی۔ ۱۵ الف عقب حبیب اللہ ٹرز کراچی ۳)

● خاکسار کے والد محترم راجہ محمد عبداللہ صاحب ان دنوں بوجہ کھانسی بیمار ہیں اس کے ساتھ ان کو پیٹ میں تکلیف بھی ہے۔ بزرگوں اور دوستوں سے درخواست دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو شفاء عطاء فرمائے۔ آمین۔ (عبدالشکور حامد۔ محلہ دارالیمن غربی ربوہ)

● مکرم عبدالحی خاں صاحب لائن سپرنٹنڈنٹ واپڈا نواب شاہ (سندھ) ایک ماہ سے پیچش اور یرقان کے عارضہ سے بیمار ہیں کمزوری بہت زیادہ ہے ان کی علالت کی وجہ سے جملہ افراد خاندان پریشان ہیں ان کی کامل و عاجل شفا اور درازی عمر کے لئے درخواستِ دعا ہے۔

(نذر محمد خان لیاقت مارکیٹ نواب شاہ)

● خاکسار کی والدہ محترمہ کچھ عرصہ سے علیل ہیں کافی کمزور ہو چکی ہے اسی طرح میرے چھوٹے بھائی عبدالشکور بھٹی ایک مقدمہ میں ملوث ہیں والدہ محترمہ کی کامل و عاجل صحت اور اپنے بھائی کی باعزت برأت کے لئے درخواست دعا ہے۔

عبدالبصیر بھٹی حیدر آباد (سندھ)

● میرے والد مکرم میاں فضل الرحمٰن صاحب بسمل بیمار ہیں۔ کھانسی کے علاوہ آنکھوں میں موتیا کی تکلیف ہے جسمانی کمزوری بہت زیادہ ہے ان کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔ (محمود مجیب اصغر انجینئر م اسلام آباد)

● خاکسار مختلف حوادث کی جسم میں کافی تکلیف محسوس کر رہا ہوں ایک حادثہ میں عینک کا شیشہ ٹوٹ کر آنکھ کے اوپر چبھ گیا آنکھ بچ گئی لیکن تکلیف بہت زیادہ ہے کامل و عاجل صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (رانا رفیق احمد کوٹ لکھپت لاہور)

● میرے والد محمد ادریس صاحب عرفانی جو حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی کے پوتے ہیں کافی عرصہ سے دل کے مریض ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔ آمین۔ (رشید احمد عرفانی شیر شاہ کالونی کراچی)

● میرا بچہ عزیزم منظور احمد طالبعلم ٹیکنیکل کالج لیہ بوجہ الیکٹرک شاک اور دیوار سے گرنے سے ریڑھ کی ہڈی میں چوٹ آنے سے بیمار ہے۔

جملہ احباب جماعت کاملہ عاجلہ صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ بچے کو جلد از جلد صحت بخشے۔ آمین۔ (البشریٰ شریف صدر لجنہ دارالنصر شرقی۔ ربوہ)

دُعائے مغفرت

میرے سسر جناب مرزا محمد صادق صاحب آف کوئٹہ مورخہ ۳ اگست ۱۹۸۱ء کو ایک ماہ کی علالت کے بعد بقضائے الٰہی وفات پا گئے مرحوم موصی تھے انہیں امانتاً قبرستان جماعت احمدیہ کوئٹہ میں دفن کیا۔ احباب سے ان کی مغفرت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ مرحوم قادیان میں اولین درویشوں میں سے تھے۔

(سید بصیر حسین شاہ۔ طوغی روڈ کوئٹہ)

ہمارا فرض

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے۔

فَاَمَّا بِنِعْمَتِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ

کہ اپنے رب کی عطا کردہ نعمتوں کو دوسروں تک پہنچا تاکہ وہ بھی اللہ تعالیٰ کے انعام میں حصہ دار بن سکیں چودھویں صدی کا سب سے بڑا انعام حضرت اقدس کا ظہور ہے۔ اس نعمت کی اشاعت کرنا ہمارا فرض ہے اور اسی فرض کی ادائیگی کے لئے ماہ اگست/ستمبر میں مجالس انصاراللہ ہفتہ اصلاح وارشاد منا رہی ہیں جس میں

- مجالس سوال و جواب
- سلائیڈز۔ مووی فلم VCR کے ذریعہ تبلیغی مساعی سے احباب کو متعارف کرانا۔
- زائرین ربوہ کے وفود کا انتظام کرنا شامل ہیں۔

ناظم صاحب ضلع اپنی مجالس کے حلقے بنا کر ہفتہ اصلاح وارشاد کی تاریخیں مقرر کر کے مجالس سے عمل درآمد شروع کروا دیں اور ہمیں بھی تفصیلی پروگرام سے مطلع رکھیں

قائد اصلاح وارشاد
مجلس انصاراللہ مرکزیہ

مجلس شوریٰ انصاراللہ مرکزیہ

مجلس انصاراللہ کا مرکزی سالانہ اجتماع انشاء اللہ تعالیٰ مورخہ ۳۰ - ۳۱ اخاء/اکتوبر یکم نبوت/نومبر ۱۳۶۰ھش/۱۹۸۱ء کو مرکز میں منعقد ہوگا۔

سالانہ اجتماع کے موقعہ پر مجلس انصاراللہ کی مجلس شوریٰ بھی منعقد ہوتی ہے۔ مجلس شوریٰ سے متعلق دستور اساسی کی دفعات ۲۹، ۴۲، ۴۴، ۴۵، ۴۶ اور ۴۷ روشنی ڈالتی ہیں۔ تمام ناظمین، زعماء اعلیٰ اور زعماء مجالس سے درخواست ہے کہ دستور اساسی کی مندرجہ بالا دفعات کی روشنی میں لائحہ عمل اختیار کر کے اپنے فرائض کی بروقت ادائیگی فرما دیں

اور

۱۔ مجلس شوریٰ انصاراللہ کے لیے اپنی تجاویز مقامی مجلس عاملہ کی منظوری کے ساتھ مورخہ ۲۰ تبوک/ستمبر ۱۳۶۰ھش/۱۹۸۱ء سے قبل دفتر مرکزیہ کو بھجوا دیں۔

۲۔ شوریٰ انصاراللہ کے لیے اپنی مجلس کے نمائندگان (ہر بیس یا اس سے کم انصار پر ایک نمائندہ) منتخب کر کے ان کے نام ۱۰ اخاء/اکتوبر تک بہرحال دفتر مرکزیہ میں پہنچ جانے چاہئیں۔

قائد عمومی
مجلس انصاراللہ مرکزیہ ربوہ

مجلس شوریٰ خدام الاحمدیہ مرکزیہ کیلئے تجاویز بھجوانے کی تاریخ یکم ستمبر مقرر ہے۔

معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بلاتبصرہ

یہ سب تمہارا کرم ہے آقا کہ بات اب تک بنی ہوئی ہے

"اللہ تعالیٰ نے بار بار ہمیں مہلت دی اور اپنے فضل کو ہم سے دُور کرنے کی بجائے ہمیں کچھ ہلکی سزائیں دے کر بیدار کرنا چاہا اور یہ صرف اس لئے ہوا کہ ہم اس کے محبوب بندے اور آخری رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نام لیوا ہیں۔ صدر نے اپنی تقریر میں یہ شعر پڑھ کر :-

یہ سب تمہارا کرم ہے آقا
کہ بات اب تک بنی ہوئی ہے

اس بات کی طرف اشارہ کیا ہے لیکن ہمیں اب یہ سوچنا چاہیئے کہ بات کب تک بنی رہے گی؟ قرآن میں اللہ تعالیٰ نے قوموں کے عروج وزوال کے جو عبرت انگیز شواہد پیش کئے ہیں ان سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ہر قوم کے لئے مہلت کا وقت مقرر ہے۔ جب یہ وقت آجاتا ہے تو پھر اسے معزول کر دیا جاتا ہے۔ اور وہ عزت و قیادت سے محروم ہو کر ذلت و غلامی سے دوچار ہو جاتی ہے۔ خود اس برصغیر میں ہم پر یہ دونوں طرح کے ادوار آچکے ہیں۔ اس وقت ہم پھر ایک بڑے امتحان و آزمائش سے دوچار ہیں، ہمیں غلام بنانے والی طاقتیں ہمارے سروں پر منڈلا رہی ہیں لیکن ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے مستقبل کا فیصلہ اس تازہ امتحان پر منحصر رکھا ہو اور اس کے بعد ہمیں کوئی مہلت نہ دی جائے۔ ہمیں اس غفلت میں مبتلا نہیں رہنا چاہیئے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے ساتھ کیسی ہی عہد شکنی کرتے رہیں اور رسول اکرمؐ کی لائی ہوئی شریعت کے نفاذ میں کیسی ہی کوتاہیاں کرتے رہیں اللہ تعالیٰ کا فضل شاملِ حال ہوگا اور بات بنی رہے گی۔ اس غفلت کو دُور کرنے اور کڑے امتحان کو سامنے رکھ کر ہی ہمارے عوام اور ہمارے حکمرانوں دونوں کو اپنی وہ ذمہ داری پوری کرنی چاہیئے جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ بندھے ہوئے عہد کی رُو سے عائد ہوتی ہے۔"

(اقتباس از اداریہ روزنامہ جنگ راولپنڈی۔ ۱۷ اگست ۱۹۸۱ء صـ۳)

مال ہو پاس تو دو اس سے زکوٰۃ و صدقہ
فکرِ مسکیں رہے تم کو غمِ ایام نہ ہو

مندرجہ بالا شعر میں حضرت المصلح الموعود نے اس طرف توجہ دلائی ہے کہ اگر کسی دوست کو اللہ تعالیٰ نے احمدیت جیسی عظیم الشان نعمت کے علاوہ دنیاوی اموال سے بھی نوازا ہے تو زکوٰۃ و صدقہ کی ادائیگی میں کبھی کوتاہی نہ کرے۔ بلکہ یتامیٰ و مساکین کا خیال ہمیشہ مدنظر رکھے اور یہ غم نہ کرے کہ اگر اپنے اموال سے غرباء کی مدد کرے گا تو اس کا وہ پیسہ کم ہو جائے گا۔

اس میں شک نہیں کہ بہت سے صاحبِ نصاب احباب اپنی واجب الادا زکوٰۃ بڑے فکر و اہتمام سے مرکز میں از خود بھجوا دیتے ہیں مگر دیکھا گیا ہے کہ بعض دوستوں سے مسائل کی لاعلمی کے باعث سستی ہو جاتی ہے۔ ایسے احباب کی خدمت میں التماس ہے کہ اپنی واجب الادا زکوٰۃ جلد ارسال مرکز فرمائیں تاکہ مستحقین کی امداد ہو سکے۔

جملہ عہدیداران جماعت کی خدمت میں بھی درخواست ہے کہ وصولی زکوٰۃ کی طرف خصوصیت کے ساتھ توجہ فرمائیں۔ اور صاحب نصاب احباب سے زکوٰۃ وصول کر کے خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں جمع کروا کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(ناظر بیت المال آمد ربوہ)

شکریہ احباب

میرے والد محترم حکیم عطاء الرحمٰن صاحب معلم وقفِ جدید کی اچانک وفات پر بہت سے احباب نے خطوط کے ذریعہ تعزیت اور ہمدردی کا اظہار فرمایا ہے خاکسار انفرادی طور پر جواب نہیں دے سکا سب احباب کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور دعا کی درخواست کرتا ہوں پے در پے صدمات کی وجہ سے طبیعت پر اثر ہے خدا تعالیٰ محض اپنے فضل سے ہم سب کو اپنی رضا کی راہوں پر چلائے۔ آمین۔ ضیاء الرحمٰن صدر محلہ دارالعلوم شرقی ربوہ (و برادران)

دینی نصاب امیدواران ملازمت کمیشن سال ۸۲-۱۹۸۱ء

۱- برائے کارکنان درجہ اوّل گریجوایٹ یا اس سے زائد تعلیمی قابلیت رکھنے والے امیدواران

۱- پانچ ارکانِ اسلام
۲- نماز با ترجمہ۔ نماز جنازہ۔ خطبہ جمعہ ثانیہ (عربی)۔ دعائے قنوت (زبانی)
۳- قرآن مجید ناظرہ سارا۔ پہلے پانچ پارے با ترجمہ۔ ۱۰۰ اشعار در ثمین (زبانی)
۴- سلسلہ احمدیہ کے متعلق عام معلومات۔ برکات الدعا۔ کشتی نوح
۵- دینی معلومات۔ تاریخ خلفائے راشدین تک
۶- انگریزی مطابق معیار گریجوایٹ۔ حساب (مطابق معیار میٹرک)
۷- حدیث الآداب۔ حدیث الاخلاق۔
۸- مضمون وفاتِ مسیح۔ ظہور مسیح کے نشانات۔ صداقت مسیح موعود۔ عقائد جماعت احمدیہ

۲- برائے کارکنان درجہ دوم

۱- پانچ ارکانِ اسلام۔
۲- نماز با ترجمہ۔ نماز جنازہ۔ دعائے قنوت۔ (زبانی)
۳- قرآن مجید ناظرہ سارا۔ پہلا پارہ با ترجمہ۔ در ثمین اردو ۲۰ اشعار (زبانی)
۴- کشتی نوح۔ احمدیت کا پیغام۔
۵- انگریزی۔ حساب۔ مطابق معیار میٹرک۔
۶- عام دینی معلومات ۷۔ حدیث الآداب۔
۸- مضمون۔ وفات مسیح۔ ظہور مسیح کے نشانات۔ عقائد جماعت احمدیہ۔

(ناظر دیوان و صدر کمیشن امیدواران ملازمت، صدر انجمن احمدیہ)

نمایاں کامیابی

۱- میرے بچے عزیز ذوالفقار قیصر نے امسال لاہور ریجن سے مڈل سٹینڈرڈ کا امتحان دیا تھا نتیجہ نکلنے پر عزیز مذکور ۷۶۰/۹۰۰ یعنی ۸۵٪ نمبر حاصل کر کے کامیاب قرار پایا۔ عزیز مذکور نہ صرف اپنے سکول بلکہ پورے ضلع سیالکوٹ میں سرفہرست رہا۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ خدا تعالیٰ کے حضور دعا کریں کہ وہ اس کامیابی کو مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔

(اختر حسین صدر جماعت احمدیہ مالو کے تتلے۔ ڈاکخانہ خاص تحصیل نارووال ضلع سیالکوٹ)

۲- عزیزم فہیم احمد ابن شریف احمد پیر کوٹی نے لاہور بورڈ سے میٹرک کا امتحان ۶۲۶/۸۵۰ نمبروں سے پاس کر کے سکالرشپ حاصل کیا ہے اور سکول میں دوسری پوزیشن رہی ہے۔ احباب جماعت دُعا کریں کہ خدا تعالیٰ عزیزم کو مستقبل میں مزید اعلیٰ کامیابیوں سے نوازے اور دین کا سچا خادم بنائے۔ آمین۔

(رشید احمد طاہر ناظم اطفال حافظ آباد۔ ضلع گوجرانوالہ)

۳- اس سال میٹرک کے امتحان میں میری بھانجی شبانہ ملک نے ۶۶۳ نمبر لے کر اپنے سکول پاکستان فاؤنڈیشن میں پہلی پوزیشن حاصل کی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اسے آئندہ بھی اعلیٰ کامیابیوں سے نوازتا رہے۔ آمین

(طاہر احمد شیخ۔ لاہور)

خاکسار کے بھائی جان عبدالسلام صاحب کے دو بڑے صاحبزادوں جناب عبدالستار صاحب اور طارق صاحب نے سرگودھا بورڈ سے میٹرک کے امتحان میں ۶۶۰ اور ۶۲۵ نمبر لیکر اعلیٰ پوزیشن حاصل کی ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ ان کی یہ کامیابی دین و دنیا میں ترقیات کا موجب بنے آمین۔

مختار احمد
ناظم صنعت و تجارت مجلس خدام الاحمدیہ ضلع لاہور

تجاویز مجلس شوریٰ

مجلس شوریٰ خدام الاحمدیہ کیلئے تجاویز بھجوانے کی آخری تاریخ یکم ستمبر مقرر ہے۔ لیٹ موصول ہونے والی تجاویز ایجنڈا میں شامل نہیں ہو سکیں گی۔

معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴